© rasailojaraid.com

دارالافتاء

حضرت مولانا پیر محمد یعقوب صاحب ہاشمی
شیخ الحدیث جامعہ علومِ اثریہ (جہلم)

تقسیمِ وراثت کا ایک مسئلہ اور اس کا حل

خانیوال سے ابو ایوب سلفی لکھتے ہیں :

ایک شخص مسمّٰی عبدالحق فوت ہو گیا ہے، اس کے ورثاء میں ایک لڑکا، پانچ لڑکیاں اور ایک نواسی ہے، جس کی والدہ (متوفّٰی کی چھٹی بیٹی) فوت ہو چکی ہے — عبدالحق کی جائیداد: چند مکان اور دو کانیں تھیں، جن کی تفصیل یہ ہے :

۱ -	مکان مالیتی تقریباً	=	ایک لاکھ روپے
۲ -	مکان مالیتی تقریباً	=	اسّی ہزار روپے
۳ -	مکان مالیتی تقریباً	=	اسّی ہزار روپے
۴ -	مکان مالیتی تقریباً	=	چالیس ہزار روپے
۵ -	دو دوکانیں مالیتی تقریباً	=	چالیس ہزار روپے

کل جائیداد کی مالیت تقریباً تین لاکھ چالیس ہزار روپے

عبدالحق، جو اپنی وفات سے قبل ذہنی اختلاط کا شکار ہو گیا تھا، حتّٰی کہ نماز اور اپنے قریبیوں کی پہچان بھی بھول گیا تھا، بذریعہ وصیت اپنی جائیداد کو بایں طور تقسیم کر گیا ہے :

لڑکے کو مکان ۱، ۲، مالیتی تقریباً = ایک لاکھ اسّی ہزار روپے

دو لڑکیوں کو مکان ۳، مالیتی تقریباً = اسّی ہزار روپے

ایک لڑکی کو مکان ۴، مالیتی تقریباً = چالیس ہزار روپے

متوفیہ لڑکی کی اولاد (نواسی) کو دو دوکانیں مالیتی تقریباً = چالیس ہزار روپے

— جب کہ دو لڑکیوں کو محروم چھوڑ دیا ہے۔

(تین لاکھ چالیس ہزار روپے۔)

بعض لوگوں کو اس تقسیم پر اعتراض ہے، وہ جب متوفّٰی کے لڑکے سے بات کرتے ہیں تو وہ وصیت نامہ دکھا دیتا ہے — آپ برائے مہربانی کتاب و سنّت کی روشنی میں وضاحت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فرمائیں کہ مذکورہ جائیداد کی اس کے ورثاء میں صحیح تقسیم کیا ہوگی ؟

اقول وباللہ التوفیق !

مسئلہ مذکور میں متوفیٰ عبدالحق کے جائز وارث ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ اس کی چھٹی بیٹی جو اس کی زندگی میں وفات پاگئی، اس کی زندہ اولاد (یعنی نواسی) شرعاً کسی بھی حصہ کی وارث نہیں۔ ہاں ایسے تعلق داروں کے لیے کوئی شخص اپنی وفات سے قبل اپنی جائیداد کے ایک ثلث تک وصیت کر سکتا ہے، جیسے یہاں بھی متوفیٰ نے چالیس ہزار کا مکان اس کو دے دیا یا اس کی وصیت کردی —— چونکہ یہ وصیت عبدالحق کے جمیع مال کی ایک تہائی کے اندر اندر ہے، اور شرعاً اسے اس کا حق حاصل تھا، اس لیے یہ درست ہے —— ہاں اگر اپنی زندگی میں وہ اسے کچھ نہ دیتا یا اس کے حق میں وصیت نہ کرتا تو وہ متوفی کے مال سے بالکلیہ محروم تھی۔

متوفی نے دو بیٹیوں کو جائیداد سے محروم کرتے ہوئے جس انداز میں اپنی باقی اولاد (بیٹے اور تین بیٹیوں) میں جائیداد کو تقسیم کیا ہے، اس کا شرعاً کوئی جواز نہیں، بلکہ یہ شریعت کی صریح خلاف ورزی ہے۔ چنانچہ فتح الباری میں حدیث ہے:

"عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اَعْطَانِيْ اَبِيْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْطَيْتُ اِبْنِيْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا؟ قَالَ لَا، قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ، قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ۔" (فتح الباری ج۵ ص ۲۱۱)

"عامر کہتے ہیں، میں نے حضرت نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہما) کو منبر پہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے باپ (بشیرؓ) نے مجھے ایک (غلام کا) عطیہ دیا تو (میری والدہ) عمرہؓ بنت رواحہ نے (میرے باپ سے) کہا، "میں راضی نہیں ہوں گی، جب تک آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس پہ گواہ نہ بنالیں"۔ چنانچہ میرے والد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا "اللہ تعالیٰ کے رسولؐ، میں نے اپنے بیٹے کو، جو عمرہ بنت رواحہ سے ہے، عطیہ دیا ہے۔ لیکن عمرہ نے مجھ سے کہا ہے کہ میں آپؐ کو اس پر گواہ بنالوں"۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، "کیا آپ نے اپنی ساری اولاد کو ایسا ہی عطیہ دیا ہے؟" (میرے والد نے) کہا، "نہیں!" — آپؐ نے فرمایا: "اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کو ملحوظ رکھو"۔ حضرت نعمان رضؓ کہتے ہیں، چنانچہ وہ (میرے والد) لوٹے اور انھوں نے عطیہ مجھ سے واپس لے لیا!"

اس واقعہ سے معلوم ہُوا کہ کوئی باپ اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو کوئی مخصوص تحفہ یا ھبہ نہیں دے سکتا۔ یا تو ساری اولاد کو ایسا ہی تحفہ دے، ورنہ یہ قابلِ واپسی ہوگا —— متوفّی نے لڑکے کو تو اس کے حق سے زیادہ دے دیا ہے، جب کہ دو بیٹیوں کو سرے سے محروم کر دیا ہے، جو صریح زیادتی ہے۔ صحیح یہ ہے کہ اس چالیس ہزار کے مکان کے علاوہ، جو نواسی کے حق میں چلا گیا، باقی مال بیٹے اور پانچ بیٹیوں کا حق ہے، اور یہ ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کے درج ذیل فرمان کے مطابق تقسیم ہوگا:

"وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ"

(النسآء: ۱۷۶)

"اور اگر بھائی اور بہن یعنی مرد و عورتیں ملے جلے وارث ہوں تو مرد کا حصّہ دو عورتوں کے حصّہ کے برابر ہے"۔

پس مذکورہ آیت کے مطابق ایک بیٹے اور پانچ بیٹیوں میں میت کا ترکہ یوں تقسیم ہونا چاہیے کہ ہر لڑکی کو لڑکے کے حصّہ کی نسبت نصف، جب کہ لڑکے کو ایک لڑکی کے حصّہ سے دوگنا ملے گا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ وصیت میں دیئے گئے مال کو چھوڑ کر باقی مال کے سات حصے کر دیئے جائیں۔ ان میں سے دو حصے لڑکے کو دے دیئے جائیں اور باقی پانچ حصے پانچوں لڑکیوں میں (ہر لڑکی کو ایک حصہ کے حساب سے) تقسیم کر دیئے جائیں۔

—— ھٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مروّجہ ماتم ونوحہ کی شرعی حیثیت

ماہِ محرم اپنے ساتھ جہاں نئے سال کی آمد کا مژدہ لاتا ہے، وہاں کچھ غمناک اور المناک یادیں بھی تازہ کردیتا ہے کہ اس ماہ میں دو عظیم المرتبت ہستیاں نشانۂ ظلم وستم بن کر دوسری دنیا کی طرف کوچ کرگئیں۔

ان میں پہلی ذاتِ مقدسہ، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محترم رفیق دوزیر اور مومنوں کے امیر حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔

جب کہ دوسری محترم شخصیت رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جگر گوشے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لختِ جگر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

اول الذکر نے یکم محرم الحرام کو مدینۃ الرسولؐ میں شہادت پائی، اور ثانی الذکر دس محرم کو میدانِ کربلا میں شہید ہوئے ــــــ اور اندوہ وغم کے سائے اس وقت اور گہرے ہوجاتے ہیں، جب ہم دیکھتے ہیں کہ ان سے پہلے حضرت حسینؓ کے والد حضرت علیؓ، اور حضرت حسینؓ کے چچا حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ظالموں کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش کرگئے۔

مصائب وآلام، ابتلاء ورنج ومحن اس کاروبارِ حیات کا لازمہ ہیں، اور اہلِ ایمان کو تو بالخصوص اس دنیا میں آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ تاہم دیکھنا یہ ہے کہ شریعت نے ان مواقع پر ماتم وواویلا، نوحہ وسینہ کوبی کو فرض، واجب اور مباح قرار دیا ہے یا ممنوع، مقبوح اور مکروہ سمجھا ہے؟

سب سے پہلے تو شہدائے بدر کو لیجیے، ان کی شہادت پر جب مسلمانوں نے غم والم کا اظہار کیا تو سورۃ البقرۃ کی پانچ آیات "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط

© rasailojaraid.com